

98682- راہ راست پر آنے کے بعد ایمان کمزور ہو گیا اور کئی دنوں تک نمازیں نہیں پڑھیں

سوال

میرا ایک مسئلہ ہے اور ساتھ میں سوال بھی ہے کہ میں کئی میمیزیوں سے دینی تعلیمات پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہوں، لیکن وقت کے گزرنے کے ساتھ ہی میں سست ہو جاتا ہوں مجھے سستی کی کوئی وجہ سمجھ میں بھی نہیں آتی، بہ تدریج کو تابی اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ میں بھی بھار نمازیں بھی چھوڑ دیتا ہوں، لیکن الحمد للہ میری کوشش ہوتی ہے کہ میں گناہوں میں ملوث نہ ہوں، تاہم مجھ سے نمازیں چھوٹ جاتی ہیں، یا تو نیند کی وجہ سے یا پھر میں گھر سے باہر ہوتا ہوں، کچھ دن تو پابندی کرتا ہوں لیکن پھر سستی ہو نا شروع ہو جاتی ہے، مجھے بتلائیں کہ میں نمازوں کی پابندی کیسے کروں؟ مجھے لکھا ہے کہ نمازوں کے حوالے سے مجھ میں کوئی مسئلہ ہے اور وہ مسئلہ ناقابل حل ہے۔

پسندیدہ جواب

محترم بھائی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گناہوں سے توبہ کر کے راہ راست پر پابندی کے ساتھ گامزن رہنے کی توفیق دی ہے، پھر یہ توبہ موت سے پہلے ہے اس لیے اللہ تعالیٰ کا شکر مزید بڑھ پڑھ کر کرنا چاہیے اور اسی شکر کا تقاضا ہے کہ آپ نیکی اور اطاعت کے لیے خوب محنت کریں۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا مباریم کیا کہ آپ کے دونوں قدم سوچ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ تعالیٰ نے تو آپ کی گزشتہ اور پیوستہ تمام لغزشوں کو معاف کر دیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ہے تو آپ کس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے مقابلے میں برسے اعمال کرتے ہیں؛ پھر راہ راست پر کافی آگے نکل جانے کے بعد دوبارہ پھر سے شروع میں کیسے پہنچ جاتے ہیں؟ کتنا بھی اچھا ہو گا کہ آپ راہ راست پر گامزن رہیں، لیکن آپ تو انحراف اور کجروی کا شکار ہو گئے ہیں، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر راہ راست پر چلنے کا انعام کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسی حالت اور کیفیت سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

جیسے کہ صحیح مسلم: (1343) میں سیدنا عبد اللہ بن سر جس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو پناہ مانگتے: **«اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَخْوَدُكَ [مِنْ دُخْنَاءِ الشَّفَرِ وَكَأْيَهِ اَسْتَعْلَمُ، وَأَنْجُزْ بَعْدَ الْكَوْنِ، وَذَغْوَةِ الظُّلُومِ وَنُوْمِ الْنَّظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالنَّالِ»** یا اللہ امیں سفر کی تھا واث، واپس آنے پر مایوسی، چستی کے بعد سستی، مظلوم کی بد دعا، اور اہل و مال میں برسے حالات سے پناہ مانگتا ہوں۔)

سنن نسائی: (5498) وغیرہ میں **«وَأَنْجُزْ بَعْدَ الْكَوْنِ»** کے الفاظ میں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایسے شخص کا مذکورہ کیا ہے جو اچھائی سے برائی کی طرف چلا گیا، اس نے اپنی ساری محنت پر اپنی بھیر دیا، اور راہ ہدایت کے درمیان سے ہی واپس مڑ گیا، اس کی ایسی مثال بیان کی ہے جس سے اس کے غلط فیصلے اور اپنے لیے غیر مناسب انتخاب کی وجہ سے نقصان ہوا، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایسا احتماق والا کام کرنے سے منع فرمایا اور کہا:

«وَأَذْفُوا إِنَّهِ اللَّهُ إِذَا عَاهَهُمْ وَلَا تَشْكُونُ إِلَيْهِ إِلَيْهِمْ بَعْدَ تُؤْكِيْهِمْ وَقَدْ جَلَّمُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ كَيْفِيْلَهُ إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ * وَلَا يَكُونُوا كَمَنْ لَقَصَتْ غَزَنَمَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةِ إِنَّكُمْ فَأَشْتَخِلُونَ أَيْمَانَكُمْ وَغَلَّيْلَكُمْ أَنْ يَكُونُ أُمَّةٌ إِنِّي مِنْ أَنْبَيْتُكُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّمَا تَشْتَخِلُونَ فِي تَشْكِمُونَ»

ترجمہ: اور اگر تم نے اللہ سے کوئی عدیلیہ ہو تو اسے پورا کرو۔ اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد مت توڑو۔ جبکہ تم اپنے (قول و قرار) پر اللہ کو خدا من بنائکے ہو جو تم کرتے ہو، اللہ سے

خوب جانتا ہے۔ [91] اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے بڑی محنت سے سوت کا تاپھر خود ہی اسے ٹکڑے کر ڈالا۔ تم اپنی قسموں کو باہمی معاملات میں مکروہ فریب کا ذریعہ بناتے ہو کہ ایک جماعت دوسری سے ناجائز فائدہ حاصل کرے۔ اللہ تعالیٰ (قسموں اور معاملوں) کے ذریعہ تمہاری آزادی کرتا ہے۔ اور قیامت کے دن تم پر یقیناً اس بات کی وضاحت کر دے گا جس سے تم اختلاف کیا کرتے تھے [الخل: 92-91]

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس معاملے میں بندے کے اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے تمام معاملے ہیں چاہے ان کا تعلق عبادات سے ہو یا نہ سے یا اس نے جو ایسی قسمی اٹھائی ہیں جنہیں پورا کرنا نیکی ہے تو یہ سب ان میں شامل ہیں، اسی طرح اس میں دو فریقوں کے درمیان ہونے والے معاملے بھی شامل ہیں۔

[وَلَا تُنْكُحُوا]. یعنی تم اپنے وعدے توڑتے ہوئے بد، تفیخ اور بے فائدہ نہ بنو کر جیسے۔ (کاٹی)۔ ایک عورت تھی جو بڑا مضبوط سوت کا تھی پھر جب یہ مضبوط سوت تیار ہو جاتا تو اس کے تار پور بکھیر کر۔ (آنکھا)۔ یعنی دھاگا دھاگا کر دستی تھی، یعنی پہلے تو سوت بنانے کی محنت پھر اسے دھاگا دھاگا بنانے میں محنت ضائع کرتی تھی، اس عورت کو وقت کا ضیاع، تھکاوٹ، بیوقوفاٹ، فیصلے اور غلط رائے کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو بالکل اسی طرح جو شخص اپنا وعدہ توڑ رہا ہے وہ ظالم، جاہل، بیوقوف، کمرور دین اور ناقص مرمت کا مالک ہے۔ "ختم شد

تفسیر سعدی : صفحہ 447

اس لیے آپ اپنی موجودہ حالت سے نکلنے کے لیے بدل از جلد توبہ کریں؛ کیونکہ نماز چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے، بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چھوڑنے کو کفر قرار دیا ہے، آپ کا فرمان ہے: (بمارے اور اُن [کفار] کے درمیان نماز کا عمد ہے، جس نے نماز چھوڑی اس نے کفر کیا۔) اس حدیث کوتریذی: (2545) اور امام احمد وغیرہ نے روایت کیا ہے، اور ابابی نے اسے صحیح کہا ہے۔

یہاں تجھب کی بات تو یہ ہے کہ آپ کہہ رہے ہیں کہ: میں کو شش کرتا ہوں کہ گناہوں میں ملوث نہ ہوں اپھر آپ خود ہی بتلارہے ہیں کہ آپ نے بہت سی نمازیں ضائع کی ہیں، تو آپ کے نزدیک گناہ کسے کہتے ہیں؟!!

کیونکہ نماز چھوڑنا بذات خود ایک بہت بڑا اور خطرناک گناہ ہے، آپ نے شرک کے علاوہ ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی ہے۔

اس لیے آپ فوری طور پر توبہ کریں، اور چوک جانے والی نیکوں پر نادم ہوں قبل ازیں کہ آپ پر ایسا وقت آئے کہ اس کے بعد مدامت کسی فائدے کی نہ ہو۔

آپ نے سوال میں لکھا ہے کہ: "مجھے لکھا ہے کہ نمازوں کے حوالے سے مجھ میں کوئی مسئلہ ہے اور وہ مسئلہ ناقابل حل ہے۔" تو یہ شیطان کی طرف سے وسوسہ اور آپ کو روکنے کا ہتھ کھینڈا ہے، اور آپ خود ہی اپنے دشمن شیطان کے اپنے ہی خلاف معاون بننے ہوئے ہیں، آپ نے ہی اس شیطان کو موقع دیا کہ آپ کے دل میں یہ خیال ہختہ کر دے، اور خیر کی جانب بڑھنے کی بجائے آپ کی ہمت ختم کر دے، آپ اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے فوری اقدامات کریں اور ہمیشہ وضویں رہیں اور اول وقت میں ہی نماز ادا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم میں سے کوئی سویا ہوا ہو تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گریں لگاتا ہے، اور ہر گرہ لگاتے ہوئے کہتا ہے: ابھی سویارہ، ابھی رات بہت لمبی ہے۔ چنانچہ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لے، تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر وہ ضوکر لے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور اگر نماز بھی پڑھ لے تو تیسرا گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور انسان چست، خوش دل ہو جاتا ہے، وگرنے سست اور بد دل ہو جاتا ہے۔) اس حدیث کو امام بخاری: (3269) اور مسلم: (776) نے روایت کیا ہے۔

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس حدیث میں ہے کہ شیطان اللہ کے مخلص بندوں کے علاوہ لوگوں کو سلاتا ہے اور اس میں سستی اور کاہلی کا اضافہ کرتا ہے، اس کام کے لیے شیطان و سوہ، گمراہ، سرکشی، اور باطل کو خوبصورت بنانے کی صلاحیت اپناتا ہے، اور باطل پر اعتماد استعمال کرتا ہے۔

نیز اس حدیث میں اس بات کی بھی دلیل ہے کہ اللہ کا ذکر شیطان کو پچھاڑ دیتا ہے، اسی طرح وضو اور نماز بھی شیطان کو بچا دیتے ہیں۔ "ختم شد التہمید" (19/45)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"بذات خود نماز جسمانی صحت کی حفاظت، جسم کے فاضل مادوں اور اخلاط کو باہر نکالنے کا ذریعہ بنتی ہے، یہ فوائد ایمانی صحت، دنیا و آخرت کی سعادت سے الگ ہیں۔ اسی طرح قیام اللہ بھی حفاظان صحت کے لیے بہت مفید ہے، بہت سے دامنی امراض سے بچنے کا کامیاب نسخہ ہے، بلکہ بدن، روح اور قلب کو بیدار کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، جیسے کہ صحیح بخاری و مسلم کی روایت میں ہے۔۔۔" اس کے بعد انہوں نے سابقہ حدیث ذکر کی۔

زاد المعاو (4/225)

اس لیے اللہ کے بندے اپنے دشمن کے سامنے کمزور مرت بیں، نہیں اسے اپنے آپ پر تسلط جمانے کا موقع دیں، اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں اور کمزوری مبت دکھائیں، جیسے کہ آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ :

کیتے الشیطان کان ضعیفًا۔

ترجمہ : شیطان کی مکاری بہت بھی کمزور ہوتی ہے۔ [النساء: 76]

یہ بھی واضح ہو جائے کہ فرض نمازیں تو تھوڑی سی میں ان کی ادائیگی کے لیے مسلمان کو بہت زیادہ مشقت نہیں اٹھانی پڑتی۔

آپ نے بہت جواب دینے کا ذکر کیا، تو اس کا سبب آپ کے حلقہ احباب کے لوگ ہو سکتے ہیں کہ آپ کس قسم کے لوگوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں؟ اس لیے آپ اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کریں، ذکر اور علم کی مخل میں شریک ہوں۔ کیونکہ انسان کے لیے عبادت کرنا اس وقت مزید آسان ہو جاتا ہے جب انسان کو نیکی کرنے کے لیے معاون ساتھی مل جائے۔

انسان کی زندگی میں چستی اور سستی دونوں آتے جاتے رہتے ہیں، بھی نیکی کرنے کے لیے اس کی چاہت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے، اور با اوقات یہ چاہت کم بھی ہو جاتی ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ انسان فرائض کو ہی چھوڑنے لگ جائے، یا حرام کاموں کا ارتکاب کرنے لگے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (یقیناً ہر کام کی ایک چستی ہوتی ہے اور ہر چستی کے لیے سستی بھی ہے؛ چنانچہ جس کی چستی میری سنت کی جانب ہو تو وہ کامیاب ہو گیا، اور جس کی سستی غیر سنت کی جانب ہو تو وہ بلاک ہو گیا۔) اس حدیث کو امام احمد (6725) نے روایت کیا ہے، اور ابی حیان نے اسے صحیح الجامع : (2151) میں صحیح قرار دیا ہے۔

اس لیے محترم سائل ہم آپ کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنا پورا پروگرام سیٹ کریں اور پھر اس میں کمی نہ آنے دیں، اس پروگرام میں فرائض، سنت موقکہ، اور نوافل بھی شامل ہوں، تاہم اس میں با اوقات اضافہ ہو جائے تو اچھی بات ہے لیکن اگر کمی آنے لگے تو فرائض میں کمی نہ آئے۔

ماضی میں آپ کی رہ جانے والی نمازوں کے بارے میں یہ ہے کہ جس قدر نمازیں بند کی وجہ سے رہ گئیں ہیں تو آپ پر ان کی قضاوا جب ہے، اور جو نمازیں بغیر عذر کے رہ گئیں ہیں کہ آپ نے سستی کا مظاہرہ کیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو آپ توبہ کریں، تو یہاں قضاوے میں کافا نہ نہیں ہو گا۔ آپ لازمی طور پر کثرت سے نوافل ادا کریں اور استغفار کریں، امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خطاء سے درگزر فرمائے گا۔

پہلے ہم سوال نمبر: (7969) کے جواب میں اہل علم کی لفظ کر کر آتے ہیں، اس لیے آپ اس کا مطالعہ کریں۔

واللہ اعلم